9389-صرف اللہ تعالی کے نام "اللہ" یا صرف "ہو" کا ورد کرنا صوفیوں کی بدعات میں سے ہے

سوال

کیا لفظ جلالہ (اللہ) یا اللہ تعالی کے اسماء میں سے کوئی ایک اسم کا ورد کرنا ذکر میں شامل ہے اور اس کا ورد کرنا حرام ہے ؟
ہمیں یہ تو علم ہے کہ "استغفر اللہ" "سبحان اللہ" "الحمد للہ" یہ تو جائز ہے

پسندیدہ جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف اکیلے لفظ جلالہ "اللہ" کا ذکر کرنا بدعت ہے ، اور اس سے بڑھ کر صرف "ہو ہو" کا ورد کرنا بڑی بدعت ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

اللہ تعالی کا اسم مفرد چاہے وہ ظاہر وہ یا ضمیر (یعنی اللہ اللہ اللہ اور یا پھر ہو ہو ہو کا ورد کرنا) یہ کلام تام نہیں اور نہ ہی کوئی جملہ مفیدہ ہے ، اور نہ ہی اس سے کفر اور ایمان کا تعلق اور نہ ہی امر و نہی کا ، اور نہ ہی امت کے اسلاف میں سے کسی ایک سے بھی یہ ذکر ثابت ہے ، اور پھر اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مشروع نہیں کیا ۔

اور یہ بنفسہ دل کو کوئی مفید معرفت بھی نہیں دیتا اور نہ ہی نفع مند حالت مہیا کرتا ہے ، بلکہ یہ مطلق تصور فراہم کرتا ہے جس پر نہ تو نفی اور نہ ہی اثبات حکم لگایا جاسکتا ہے ، تو اگر اس کے ساتھ معرفت قلب اور اس کی حالت نافع جو کہ بنفسہ فائدہ مند ہو شامل نہ ہو تو اس میں کوئی فائدہ نہیں ، اور شریعت اسلامیہ وہ اذکار مشروع کئے ہیں جن کا بنفسہ کوئی فائدہ ہے نہ کہ وہ جس سے کوئی فائد حاصل نہ ہو ۔

اور وہ لوگ جو کہ اس ذکر پر مواظبت کرنے والے ہیں وہ کئی قسم کے الحاد کا شکار ہو چکے ہیں ، جس کا ذکر اس جگہ کے علاوہ دوسری جگہ پر کیا گیا ہے ۔

اور جو یہ کہا جاتا ہے کہ بعض مشائخ کا کہنا ہے کہ : مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ مجھے نفی اور اثبات کے مابین موت نہ آجائے ! ، یہ ایک ایک ایسی حالت ہے جس میں اس قول کے کہنے والے کی بات پر عمل نہیں کیا جاسکتا ، کیونکہ اس میں ایسی غلطی ہے جس کو چھپایا نہیں جاسکتا ، تو اگر بندے کو ایسی حالت میں موت آجائے تو وہ اسی حالت پر مرے گا جس کا اس نے قصد کیا اور جو نیت کی تھی کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنی چاہئے ، اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(جس کی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا) اور اگر جو ذکر کیا گیا ہے وہ محذور ہوتا تو میت کو اس خوف سے کلمہ کی تلقین نہ کی جائے کہ کہیں وہ اسی اثناء میں فوت ہی نہ ہوجائے اس کے بغیر موت غیر محمود ہے ، تو اسے تلقین کے لئے کوئی اسم مفرد ہی اختیار کرلیا جاتا ۔

اور پھر اسم ضمیر کے ساتھ ذکر کرنے کا تو سنت سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں (یعنی ہو ہو ہو کرنا) بلکہ یہ بدعت اور شیطان کی گمراہی کے زیادہ قریب ہے ، کیونکہ جو یہ کہتا ہے "یا ہو" یا ہو" یا ہو" اور یا پھر صرف "ہو" "ہو" "ہو" وغیرہ کہتا ہے تو یہ ضمیر صرف دل کے تصور کی طرف لوٹتی ہے اور دل کبھی ھدایت اور کبھی گمراہی کا شکار ہوتا ہے ۔ ۔ ۔

پھر یہ بات زیادہ کی جاتی ہے کہ بعض مشائخ نے اللہ "اللہ" کہنے والے کے لئے یہ دلیل دی ہے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{کہہ دیجئے کہ اللہ ہی نازل فرمایا ہے پھر انہیں چھوڑ دیں}. تو اس سے ان کا یہ گمان ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اسم مفرد کہنے کا حکم دیا، تو یہ بات باتفاق اہل علم صحیح نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کا یہ فرمان .{کہہ دیجئے کہ اللہ ہی}. کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی وہ ہے جس نے ہی اس کتاب کو نازل فرمایا ہے جو موسی علیہ السلام لے کر آئے تھے، اور یہ اللہ تعالی کے اس فرمان ہے کا جواب واقع ہو رہا ہے :

.{کہہ دیجئے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جو موسی علیہ السلام لائے تھے جس کی کیفیت یہ ہے کہ کہ وہ نور ہے اور لوگوں کے لئے وہ ھدایت ہے جسے تم نے ان متفرق اوراق میں چھوڑ رکھا ہے جن کو ظاہر کرتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بتائیں گئی ہیں جن کو نہ تو تم اور نہ ہی تمہارے آباء واجداد کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی ہی نے نازل فرمایا ہے}.

یعنی اللہ تعالی ہی نے وہ کتاب نازل فرمائی ہے جسے موسی علیہ السلام لے کر آئے تھے، تو اس فرمان میں اس شخص کے قول کا رد ہے جو یہ کہتا ہے "اللہ تعالی نے کسی بشر پر کوئی چیز نہیں اتاری" تو اللہ تعالی نے فرمایا "کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جو موسی علیہ السلام لائے تھے" پھر اس کے بعد فرمایا : اللہ تعالی نے ہی نازل فرمائی ہے پھر ان جھوٹے لوگوں کو اپنی خرافات میں کھیلتے رہنے دیجئے۔

جو مندرجہ بالا سطور میں بیان کیا گیا ہے اس یہی واضح ہوتا ہے جس کا ذکر سیبویہ اور نحو کے دوسرے آئمہ نے کا ہے کہ : عرب کلام کو قول میں نقل کرتے ہیں نہ کہ قول کو، تو قول اس وقت تک نقل ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ کلام تام یا پھر جملہ اسمیہ اور یا جملہ فعلیہ نہ ہو، اور اسی لئے "ان" جب قول کے بعد آجائے تو اسے کسرہ دیتے ہیں۔

تو قول اسم کے ساتھ نقل نہیں کیا جا سکتا اور اللہ تعالی نے کسی کو یہ حکم نہیں دیا کہ وہ اسم مفرد کا ذکر کرے، اور نہ ہی مسلمانوں کے لئے اسم مفرد مجرد مشروع کیا ہے، اور اس پر اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ اسم مجرد ایمان کا فائدہ نہیں دیتا، اور نہ ہی اس کا کسی عبادت میں اور تخاطب میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (10/226-229)

اور شیخ الاسلام کا یہ بھی قول ہے :

اور اللہ تعالی کا اسم مفرد ظاہر مثلا "اللہ" "اللہ" یا ضمیر مثلا "ہو، ہو" نہ تو یہ کتاب اللہ اور نہ ہی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مشروع ہے اور نہ ہی یہ کسی ایک سلف صالح سے ماثور ہے، اور نہ ہی کسی ایسے شخص سے جس کی اقتدا کی جائے، بلکہ یہ ایک ایسی گمراہ قوم سے نکلا ہے جو کہ بہت ہی متاخرین میں سے ہے۔

اور ہو سکتا ہے کہ اس مسئلہ میں انہوں نے اس شیخ کی پیروی کی ہو جو کہ اس میں مغلوب ہو چکا ہے جس طرح کہ شبلی کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ یہ کہا کرتا تھا : اللہ "اللہ" تو اسے کہا گیا تو لا الہ الا اللہ کیوں نہیں کہتا ؟ تو اس نے جواب میں کہا مجھے ڈر ہے کہ میں نفی اور اثبات کے درمیان نہ مر جاؤں!۔

تو یہ شبلی کی گمرہیوں میں سے ایک ہے جو کہ اس کے صدق ایمان اور قوت وجد اور اس کے حال کے غلبہ سے معاف ہو جائے گی، اور بعض اوقات اس جنون کا دورہ پڑتا تھا تو اسے شفاخانہ لے جایا جاتا، اور وہ اپنی داڑھی کو منڈاتا تھا، اور اسی طرح اس کی کچھ ایسی چیزیں ہیں جن میں اس کی اقتدا نہیں کی جا سکتی اگرچہ وہ ان میں معذور تھا یا کہ ماجور، کیونکہ اگر بندہ لا الہ الا اللہ کہنے کا ارادہ اور اسے یہ مکمل کرنے سے قبل ہی موت آدبوچے تو اسے یہ کوئی نقصان نہیں دے گا کیونکہ اعمال کا مدار نیات پر ہے بلکہ جو اس کی نیت تھی اسے لکھ دیا جائے گا۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض نے اس میں غلو سے کام لیا اور اسم مفرد خاص لوگوں کے لئے اور پورا کلمہ عام لوگوں کے لئے مقرر کر دیا ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض نے یہ کہا کہ لا الہ الا اللہ مومنوں کے لئے اور "اللہ" عارفوں کے لئے، اور "ہو" محققین کے لئے ہے، اور کسی ایک نے خلوت یا جماعت میں صرف اسی پر اقتصار کر لیا "اللہ اللہ اللہ" یا "ہو" اور یا پھر "لا ہو، لا ہو"!

اور بعض مصنفین نے اسے لعظیم میں ذکر کیا اور اس کی دلیل کبھی تو وجد اور کبھی رائے کو بنایا اور کبھی جھوٹی روایات کو جیسا کہ بعض یہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ تلقین کی وہ "اللہ اللہ اللہ" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین مرتبہ دہرایا، پھر علی رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اسے تین بار کہا۔ تو محدثین کا ہا ں بالاتفاق یہ حدیث موضوع ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ماثور ذکر کی تلقین کیا کرتے تھے، اور سب سے اعلی ذکر لاالہ الا اللہ ہے، اور یہ وہی کلمہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کے وقت اپنے چچا ابو طالب کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا تھا: اے چچا لاالہ الا اللہ کہ دو یہ ایسا کلمہ ہے میں اسے اللہ تعالی کے ہاں بطور حجت پیش کروں گا۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (میرے علم میں ایک ایسا کلمہ ہے جسے کوئی بندہ بھی موت کے وقت کہتا ہے وہ اسے اپنی روح کے لئے راحت پاتا ہے)

اور یہ بھی فرمایا: (جس کی (مرتے وقت) آخری کلام لاالہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا)

اور یہ بھی فرمایا: (جو اس حال میں مرا کہ اسے لاالہ الا اللہ کا علم ہو وہ جنت میں داخل ہوگا)

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

(مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ لاالہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کی گواہی نہیں دے لیتے جب وہ وہ کلمہ پڑھ لیں تو انہوں نے مجھ سے اپنا خون اور مال محفوظ کرلیا مگر حق (قصاص) میں نہیں اور ان کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ ہے)

اس موضوع کے متعلق بہت سی احادیث پائی جاتی ہیں۔ مجموع الفتاوی ابن تیمیۃ (10/556–558)

اور جو بھی اپنی عبادت میں کتاب وسنت کو مرجع ومصدر بناتا ہے وہ خطا اور صحیح کی تمیز کرنے میں کبھی بھی عاجز نہی ہوا، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اپنے دین کی طرف احسن طریقے سے لوٹائے۔ آمین

واللہ تعالی اعلم.